تشفی بخش دلیل نہیں ہے۔ تیسری رکعت میں کھڑے ہونے کے بعد پھر بیٹھ جانا خلافِ سنت ضرور ہے لیکن اس سے نماز فاسد و باطل ہو جانے کی کوئی وجہ نہیں۔ (مولانا سیّد احمد عروج قادری، احکام و مسائل، اوّل، ص ۲۰۶-۲۰۷)

چلتی ہوئی گاڑی میں فرض نمازیں

س : زندگی کی مصروفیات میں مجھے اِدھر اُدھر سفر کرنے کی نوبت اکثر آتی رہتی ہے۔ میں کار، ریل گاڑی، بس اور ہوائی جہاز میں فرض نمازیں ادا کرتا رہتا ہوں۔ میرے چند دوستوں کو اس پر اعتراض ہے۔ چنانچہ میرے ایک دوست نے مجھے ایک خط لکھا ہے اور انھوں نے چند احادیث اپنے موقف کی تائید میں تحریر کی ہیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ فرض نمازیں سواری پر ادا نہیں کی جاسکتیں۔ انھوں نے اپنی تائید میں یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے کسی عالم دین کو دورانِ سفر گاڑی میں چلتے ہوئے فرض نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ہے اور نہ کسی سے سنا ہے۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلّق ہے، سواری پر نماز فرض بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ آپ اس کے بارے میں اپنی تحقیق سے مطلع کریں۔

ج: احادیث میں صرف جانور، یعنی اُونٹ پر نوافل اور وتر ادا کرنے کی صراحت ملتی ہے۔ آپ کے دوست نے وہی حدیثیں آپ کو لکھی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور پر کبھی کوئی فرض نماز ادا نہیں کی۔ فقہ کی کتابوں میں کشتی پر نماز فرض ادا کرنے کی تفصیلات بکثرت موجود ہیں۔ ائمہ مذاہب اربعہ کے زمانے میں موجودہ دور کی جدید سواریاں موجود نہ تھیں۔ اس لیے فقہ کی قدیم کتابوں میں ان کے بارے میں کوئی جزئیہ نہیں مل سکتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے۔

آپ کے دوست نے چلتی ہوئی ریل گاڑی میں کسی عالم کو فرض نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا، لیکن میں نے بہت سے علما کو چلتی ہوئی گاڑی میں فرض نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ چلتی ہوئی ریل گاڑی میں نماز کی ایک شکل تو یہ ہوتی ہے کہ پوری نماز کھڑے ہو کر رکوع و سجود کے ساتھ ادا کی جائے۔ اس کو ناجائز کہنے کی کوئی وجہ ہی نہیں ہے۔ اگر کھڑے ہو کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کرسکتا ہو تو اسے بیٹھ کر نماز ادا نہیں کرنی چاہیے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو اور نماز قضا ہو رہی ہو تو اس کو ریل گاڑی میں بیٹھ کر فرض نماز ادا کرلینی چاہیے۔ کسی نماز کے قضا ہو جانے اور اس کا وقت نکل

جانے کا عذر سب سے بڑا عذر ہے۔ دوسرے تمام اعذار کا اعتبار اسی وقت کیا جاسکتا ہے جب نماز کے قضا ہو جانے کا اندیشہ ہو، ورنہ کوئی عذر، عذر نہیں ہے۔

فقہاے احناف کے نزدیک جانور پر بلاعذر فرض نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے اور عذر کے ساتھ جائز ہے۔ فقہ کی کتابوں میں ان اعذار کی ایک فہرست دی گئی ہے جن کی بنا پر فرض نماز جانور کی پیٹھ پر ادا کی جاسکتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک عذر یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر جانور سرکش ہو اور سوار اس سے اُتر کر کسی کی مدد کے بغیر دوبارہ اس پر سوار نہ ہوسکتا ہو اور کوئی مددگار موجود نہ ہو تو وہ فرض نماز جانور پر ہی ادا کرسکتا ہے۔ یہ عذر اسی وقت عذر بنے گا جب اس وقت کی نماز قضا ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ اور وقت کے اندر منزل پر پہنچ کر نماز پڑھی جاسکتی ہو تو وہ عذر، عذر ہی نہیں۔

جانور کی پیٹھ پر نماز اشارے سے ادا کی جائے گی:

وَكَيْفِيَّةُ الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّآبَّةِ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالْاِيْمَاءِ (فتاویٰ عالم گیری، ج۱) جانور پر نماز ادا کرنے کی کیفیت یہ ہے کہ سوار اشارے سے نماز ادا کرے گا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پانی پر چلتی ہوئی کشتی میں بلاعذر بیٹھ کر نماز ادا کرنا بھی جائز ہے لیکن امام ابو یوسف اور امام محمد کے مسلک میں کشتی میں بلاعذر بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، البتہ اگر عذر ہو تو بالاتفاق جائز ہے۔ مثال کے طور پر اگر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے میں دورانِ سر کی شکایت پیدا ہوتی ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھی جاسکتی ہے:

اَجْمَعُوا عَلٰى اَنَّهٗ لَوْ كَانَ بِحَالٍ يَدُوْرُ رَاْسُهٗ لَوْ قَامَ تَجُوْزُ الصَّلٰوةُ فِيْهَا قَاعِدًا كَذَا فِي الْخَلَاصَة (فتاویٰ عالم گیری، ج۱) اس پر اتفاق ہے کہ کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی صورت میں دورانِ سر ہوتا ہو تو کشتی میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

الجامع الصغیر جو امام محمد کی تصنیف اور فقہ حنفی کی مستند ترین کتاب ہے، اس میں لکھا ہے:

رَجُلٌ فِي السَّفِيْنَةِ قَاعِدًا مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ اَجزاهٗ وَالْقِيَامُ اَفْضَلُ وَقَالَ اَبُوْيُوْسفَ وَمُحَمَّد رَحِمَهُمَا اللّٰهُ لَا يُجْزِيْهِ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ، کسی شخص نے کشتی میں بغیر کسی عذر کے بیٹھ کر نماز پڑھی تو یہ اس کے لیے کافی ہے اور قیام افضل

ہے۔ ابویوسف ومحمد رحمہما اللہ نے کہا کہ یہ اس کے لیے کافی نہ ہوگا الا یہ کہ کوئی عذر ہو۔

کشتی میں اگر قبلہ رُو ہوکر نماز پڑھی جاسکتی ہو تو استقبال قبلہ ضروری ہے۔ لیکن اگر استقبالِ قبلہ سے عاجز ہوتو جدھر رُخ کر کے نماز پڑھنے پر قادر ہو اُدھر ہی رُخ کر کے نماز ادا کرے گا:

وَ اِنْ عَجزَ عَنْ اِستِقْبَالِهَا صَلَّى اِلٰى جِهَةِ قُدْرَتِهٖ (الفقه على المذاهب الاربعه) اگر وہ استقبال قبلہ سے عاجز ہو تو جس سمت پر قدرت ہو اُدھر ہی رُخ کر کے نماز پڑھے گا۔

اسی طرح اگر رکوع وسجود پر قدرت ہو تو اس کے بغیر نماز جائز نہ ہوگی۔ اشارے سے نماز اس وقت جائز ہوگی جب رکوع وسجود پر قدرت نہ ہو:

وَلَوْ صَلَّى فِيهَا بِالْاِيْمَاءِ وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ لَا يُجْزِيْهِ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيْعًا (فتاویٰ عالم گیری، ج۱) اگر رکوع وسجود پر قدرت کے باوجود کسی نے کشتی میں اشارے سے نماز پڑھی تو بالاتفاق یہ اس کے لیے کافی نہ ہوگا۔

لیکن اگر وہ سجدہ کرنے سے عاجز ہو تو سجدہ ساقط ہوجائے گا:

وَيَسْقُطُ عَنْهُ السُّجُوْدُ اَيْضًا اِذَا عَجِزَ عَنْهُ (الفقه على المذاهب الاربعه) اور سجدہ کرنا بھی ساقط ہوجائے گا اگر وہ اس سے عاجز ہو۔

فقہ کے یہی وہ مسائل ہیں جن پر قیاس کر کے موجودہ دور کی جدید سواریوں پر فرض نماز کے مسائل مستنبط کیے گئے ہیں۔ جب چلتی ہوئی کشتی پر مختلف حالتوں میں کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر یا اشارے سے فرض نماز ادا کرنا جائز ہے تو چلتی ہوئی ریل گاڑی پر بدرجہ اولیٰ جائز ہونا چاہیے، کیوں کہ کشتی پانی پر چلتی ہے اور ریل زمین پر۔ موجودہ دور کے فقہا نے اسی قیاس پر ہوائی جہاز میں فرض نماز ادا کرنے کو بھی جائز قرار دیا ہے:

وَمِثْلُ السَّفِيْنَةِ الْقُطُرُ الْبُخَارِيَّةُ الْبَرِّيَةُ وَالطَّائِرَاتُ الْجَوِّيَةُ (الفقه على المذاهب الاربعه) کشتی ہی کے مثل، ریل گاڑیاں، ہوائی جہاز، اور اس طرح کی دوسری سواریاں ہیں۔

اس تفصیل سے درج ذیل مسائل مستنبط ہوتے ہیں:

- چلتی ہوئی ریل گاڑی میں اگر کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے کی گنجایش نہ ہو اور نماز کے قضا ہوجانے کا اندیشہ ہو تو بیٹھ کر نماز ادا کی جاسکتی ہے۔
- اگر بیٹھ کر باقاعدہ رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کرنے کی گنجایش بھی نہ ہو اور نماز کا وقت ختم ہوجانے کا اندیشہ ہو تو اشارے سے بھی فرض نماز ادا کی جاسکتی ہے۔
- قبلہ رُو ہوکر نماز ادا کرنے سے آدمی عاجز ہو، یعنی استقبالِ قبلہ کی کوئی صورت نہ ہو تو جدھر رُخ کرکے نماز پڑھی جاسکتی ہو اُدھر ہی رُخ کرکے نماز ادا کی جاسکتی ہے۔
- یہی حکم موٹر کار، بس اور ہوائی جہاز کا بھی ہے۔

اشارے کے ساتھ نماز ادا کرنے کی صورت و کیفیت یہ ہے کہ بیٹھ کر ہر رکعت میں وہ سب کچھ پڑھنا ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور پھر دونوں طرف سلام پھیرنا ہے۔ البتہ رکوع میں کچھ جھک جانا چاہیے اور سجدے میں اپنی پیشانی کسی چیز پر رکھے بغیر، رکوع کے مقابلے میں کچھ زیادہ جھک جائے۔ (سید احمد عروج قادری، احکام و مسائل، اوّل، ص ۱۸۷-۱۹۰)

غائبانہ نمازِ جنازہ

س : ہمارے یہاں نمازِ جنازہ پڑھنے کے مسئلے پر اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ غائبانہ نمازِ جنازہ مسنون ہے اور بعض کہتے تھے کہ جائز نہیں ہے۔ مہربانی کرکے وضاحت کردیجیے؟

ج: غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنے کے بارے میں فقہا کے درمیان اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ نمازِ جنازہ غائبانہ نہیں پڑھنی چاہیے۔ امام شافعیؒ اور دوسرے ائمہ کے نزدیک نمازِ جنازہ غائبانہ پڑھی جاسکتی ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی (جو مسلمان ہوگئے تھے) کا انتقال ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپؐ نے ان کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی تھی۔ امام شافعیؒ اور دوسرے لوگ اسی حدیث کو اپنی دلیل میں پیش کرتے ہیں۔

حنفی فقہا اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ حضوؐر کی خصوصیّت تھی اور بادشاہ حبشہ کی بھی خصوصیّت تھی۔ حضوؐر نے غائبانہ نمازِ جنازہ کا نہ کوئی حکم دیا ہے اور نہ خود بادشاہ نجاشی کے علاوہ کسی